

اختیار کر لیا کہ کھاؤ پیو اور مزے اڑاؤ، کیونکہ زندگی کا حاصل یہی ہے
جب کیفیت یہ ہے تو اے اچانک آنے والی موت! تو کس انتظار
میں ہے؟

مطلب یہ ہے، انتظار کی بڑی سے بڑی وجہ یہ ہو سکتی تھی کہ غفلت
ختم ہو جائے گی اور اسد جان لے گا کہ مرنا لازم ہے، لہذا عمل کی کچھ
متاع آئندہ زندگی کے لیے بھی جمع کر لینی چاہیے۔ اسد سے یہ امید
ہو سکتی تھی کہ وہ اندازہ کر لے گا، عیش و نشاط ہمیشہ کے لیے نہیں ہو
سکتے۔ ایسے اسباب جمع ہی کر لینا غیر ممکن ہے، جو دہائی عشرت و نشاط
کے صنامن بن سکیں۔ جب اس حالت میں کوئی فرق نہیں آ سکتا تو نتیجہ
سوا اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ اچانک موت آئے اور عمر کے ساتھ،
عیش و نشاط کا بھی خاتمہ ہو جائے۔

آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے
حسرت نے لار کھا تری بزم خیال میں
گلدستہ نگاہِ سویدا کہیں جسے
پھونکا ہے کس نے گوشِ محبت میں اے خدا
افسونِ انتظار، تمنا کہیں جسے

۱۔ شرح :
اے محبوب! میں
ایسا حسین کہاں سے
لاؤں، کہ تو بھی قائل
ہو جائے، واقعی یہ
مجھ ایسا ہے۔ روئے
زمین پر تو ایسا
حسین ملتا نہیں۔ اب
میرے لیے اس
کے سوا چارہ نہیں،